اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ○ (البقرہ: 196)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حج اور عمرہ کس کے لئے؟

اور تم حج اور عمرہ کرو اللہ کیلئے ، اتموا امر کا صیغہ ہے یعنی حکم دیا گیا لیکن ساتھ ہی للہ کہا یعنی اللہ تعالیٰ کیلئے (اس کی محبت میں ڈوب کر) عمرہ اور حج ادا کرو۔ایک آدمی اپنے بچوں کیلئے کچھ لاتا ہے اگرچہ سب مل کر کھاتے ہیں لیکن بیوی سمجھتی ہے کہ یہ چیز بچوں کیلئے لائی گئی ہے اسی طرح میاں بیوی کی محبت کا تعلق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی چاہتے ہیں کہ پتہ چلے کہ یہ عمل خاص میرے ہی لئے کیا گیا کیونکہ اس راستے میں پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے انسان نمازیں بھی پڑھتا ہے تلاوت بھی کرتا ہے یعنی کئی اعمال اس عمل میں آجاتے ہیں اس لئے اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا رنگ غالب ہونا چاہیے۔

کون کس نیت سے حج کرے گا؟

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے قریب لوگ سیر کی خاطر حج کریں گے اور علماء تفاخر کیلئے حج کریں گے اور غرباء بھیک مانگنے کیلئے حج کریں گے۔لیکن اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ عمل میرے لئے کریں ان کے ہر عمل سے میری محبت ٹپکتی دکھائی دے۔ یہ عاشقانہ سفر ہے یہاں لباس کی اونچ نیچ بھی ختم کردی جاتی ہے

تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

یہاں مرد دو چادروں میں جیسے کفن میں لپٹے ہوں لیکن اسے احرام کہا جائیگا بکھرے بال ہوں گے انہیں

زیب وزینت سے کوئی واسطہ نہ ہو کوئی فحش بات نہ کریں حتیٰ کہ میاں بیوی بھی احرام کی حالت میں محبت کی کوئی بات نہیں کر سکتے۔ایک آدمی نے حج کا احرام باندھا تو بہت ساری چیزوں کے ساتھ ساتھ میاں بیوی کا تعلق بھی حرام ہو گیا اب آدمی نے وقوف عرفہ،مزدلفہ کر لیا کنکریاں بھی مار لیں قربانی بھی کر لی حلق بھی کروا لیا لیکن بیوی اب بھی حلال نہیں ہوئی پہلے طواف زیارت ہو گا اللہ سے ملاقات ہو گی پھر بیوی حلال ہو گی اسی لئے اس سفر کے واسطے اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر فرمایا کہ اللہ ہی کیلئے کریں۔

زبیدہ خاتون کا واقعہ:۔

زبیدہ نے نہر زبیدہ بنوائی تھی لاکھوں چرند پرند اور انسانوں نے اس نہر سے فائدہ اٹھایا کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری زبان ہلی،خزانے کا پیسہ نکلا اور مزدوروں کا پسینہ بہا،تم یہ بتاؤ کہ تم نے میری خاطر کیا مشقت اٹھائی؟ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور فرمایا ہاں تمہارا ایک عمل ہے جو تم نے میری خاطر کیا تھا ایک مرتبہ تمہیں بھوک لگی تھی کھانا کھا رہی تھی تم نے لقمہ سالن میں ڈبویا اور اپنے منہ کی طرف لے جانے لگیں تو عین اس وقت ادھر سے اذان کی آواز بلند ہوئی اللہ اکبر تو جیسے ہی تم نے اللہ کا لفظ سنا تو تم نے محسوس کیا کہ تمہارے سر پر دوپٹہ پورا نہیں تھا تم نے لقمے کو رکھ دیا اور میرے نام کی عظمت کی خاطر تم نے پہلے سر کو ڈھانپا پھر لقمہ کھایا ہم نے اس عمل کی وجہ سے تیرے گناہوں کی مغفرت کر دی۔

بتوں کو چھوڑ تصور کے ہوں یا پتھر کے:۔

اللہ تعالیٰ اس وقت راضی ہوں گے جب ہم ان پر یہ ظاہر کر دیں گے کہ اے اللہ! ہمیں کائنات کی ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت ہے ہمارا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا آپ کی محبت سے لپٹا ہوا ہے۔اسی لئے تو تلبیہ

میں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حاضر ہوں اے میرے اللہ! پڑھنے کا حکم ہے کہ میں نے سب لات منات چھوڑ دیئے اور ہر وہ چیز جو مجھے تجھ سے غافل کر دے سب چھوڑ دیں اور تیری طرف رخ موڑ کر تیری محبت میں نکلے ہیں تو تلبیہ اسی کا اقرار ہے۔

تلبیہ کیسے پڑھیں؟

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے یاروں سے کہو کہ تلبیہ کو اونچا پڑھیں، اس خاص پیغام کو دینے کیلئے اللہ نے اپنے پیغمبر کو بھیجا، صحابہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اس پیغام پہنچ جانے کے بعد ہم اتنا تلبیہ پڑھتے تھے کہ پڑھ پڑھ کر ہمارے حلق خشک ہو جاتے تھے۔ آج بے شمار نعمتیں بھی ملتی ہیں لیکن تلبیہ اونچی نہیں پڑھا جاتا حالانکہ احرام کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر تلبیہ پڑھنا چاہیے۔ اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ ہر عمل سے پہلے تلبیہ پڑھے اگر کوئی دوست بھی ملنے کیلئے آئے تو پہلے تلبیہ پڑھے پھر دوست کو سلام کرے۔

ہر حال میں راضی رہیں:۔

اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جو اس کی محبت میں ڈوب کر کیا جائے فرمایا وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر:8) اور وہ مسکین یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت کی بنا پر، یہ اصل مقصود ہے۔ اس سفر میں جتنی بھی مشکلات آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔

تین کام ہرگز نہیں کرنے:۔

(ا) بے صبری کا مظاہرہ۔ یعنی ذرا ذرا سی بات پر الجھنا اور ایک دوسرے سے ناراض ہونا۔

(۲) ناشکری کا مظاہرہ نہیں کرنا۔یعنی یہ اچھا نہیں ہوا کھانا اچھا نہیں ملا رہائش اچھی نہیں ملی گرمی بڑی ہے ،فلاں جگہ بڑا ٹائم لگ گیا کوئی ایسا لفظ منہ سے نہ نکالیں جس سے کسی بھی قسم کی ناشکری ظاہر ہو۔

(۳) اور کوئی ایسا عمل نہ کریں جو شرعاً گناہ کہلاتا ہو۔گناہ تو ہر حال میں ہی برا ہے لیکن اس کے گھر میں آ کر گناہ کرنا تو بہت ہی برا ہے نہ زبان سے کوئی غلط بات نکالیں نہ آنکھ سے غلط دیکھیں اور نہ ہی کان سے غلط سنیں۔ہاتھ پاؤں سے کسی کو تکلیف نہ دیں۔

عمرہ کس وقت بہتر ہوتا ہے؟

اگر رات کے وقت پہنچیں تو رات میں بھی یہ عمل ہو سکتا ہے لیکن تھکے ماندے آئے ہوں گے اور اگر ساتھ میں بچے ہوں تو یہ اور بھی مشکل ہو جائیگا تو یہ عمل ایسے کیا جائیگا جیسے کہ سر سے بوجھ اتار کر پھینکا گیا ہو کیونکہ نیند بھی آ رہی ہوگی اس لئے پہلے آرام کریں جب تھکان دور ہو جائے اور فریش حالت میں اللہ کے دربار میں ذوق شوق کے ساتھ آئیں تاکہ مانگنے کو بھی جی چاہے اور خوب دل جمعی کے ساتھ ارکان ادا ہوں۔

حرم کے پانچ کام:۔

(۱) جیسے ہی مسجد حرام میں جائیں تلبیہ پڑھتے ہوئے جائیں۔اور حجر اسود کے سامنے پہنچ کر استلام کرنے سے پہلے تلبیہ ختم ہو جاتا ہے۔عورتیں آہستہ پڑھیں اور مرد ہمیشہ اونچی آواز سے پڑھیں لیکن محبت ظاہر ہو۔مسجد میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں رکھیں جیسے کسی بادشاہ کے دربار میں حاضری ہو رہی ہو بڑے ہی محتاط انداز سے داخل ہوں اور دل میں خوف بھی ہو اللہ فرماتے ہیں أُولَـٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ (البقرہ:114) ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ یہ مسجد حرام میں داخل

نہ ہوتے مگر اس کیفیت کے ساتھ کہ ان کے دل اللہ کی عظمت سے ہیبت زدہ ہوں،
(۲) جب اللہ کے گھر میں داخل ہو جائیں تو اعتکاف کی نیت کرلیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم مکہ آؤ اور میرے گھر پر تمہاری پہلی نظر پڑے، تو پہلی نظر پر تم جو مانگو ہم تمہاری اس دعا کو قبول کرلیں گے ،سبحان اللہ،اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کی طرف جاتے ہوئے نظریں جھکا کر جائیں ادب سے چلیں تو چلتے چلتے جب اس جگہ پر پہنچیں جہاں طواف ہو رہا ہو تو بڑے آرام کے ساتھ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اے اللہ میں حاضر ہوں نظریں اٹھائیں اور نظریں جھکنے سے پہلے جو بھی خاص دعا مانگنا چاہیں مانگ لیں۔دعائیں کیا مانگنی چاہیے۔

امام اعظمؒ کی بتائی ہوئی دعا:۔

امام اعظمؒ نے فرمایا کہ تم پہلی نظر میں یہ دعاء مانگنا کہ اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دیجئے۔ایک اور چیز کہ یہ نہ سمجھیں کہ نظر جھک گئی تو دعاء کی قبولیت کا وقت ختم ہو گیا بلکہ دعائیں مانگتے رہیں اللہ تعالیٰ کی شان سے یہ بعید نہیں کہ وہ بعد والی دعاؤں کو بھی قبول فرمالیں۔اور احرام کی حالت کے علاوہ بھی جب حرم شریف میں داخل ہوں تو پہلی نظر پڑتے ہوئے دعا مانگیں اور اعتکاف کی نیت بھی کرلیں۔
(۳) تیسرا عمل مردوں کیلئے ہے کہ احرام کی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے بائیں کندھے کے اوپر لے آنا اس کو اضطباع کہتے ہیں۔اعتکاف کی نیت بھی کرلی۔دعاء بھی مانگ لی اور اضطباع بھی کرلیا۔تو اب اگلا پوائنٹ ہے استقبال کعبہ،حجراسود کے سامنے جانا اور حجراسود کے سامنے آنا۔یہ دو چیزیں ہیں۔
(۴) ایک ہے استقبال یہ الگ سنت ہے۔
(۵) اور ایک استلام ہے یہ الگ سنت ہے یہ دو الگ الگ عمل ہیں ایک عمل نہیں ہے۔
حجراسود کی طرف جائیں اور حجراسود کے سامنے قبلہ کی طرف رخ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر

اسود ہمارے دائیں کندھے کی طرف ہو اس کے سامنے آکر جب ہم کھڑے ہو گئے تو دل میں نیت کر لیں کہ نویت العمرۃ للہ تعالیٰ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کیلئے۔ یا طواف کی نیت کرتا ہوں پھر کانوں کی لوتک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں اور اسی طرح کانوں کی لوتک ہاتھ اٹھا کر پڑھنا ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ یہ تین چیزیں ہیں بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ یہ ہمارا استقبال مکمل ہو گیا پھر ایک قدم اٹھا کر حجر اسود کے سامنے آجائیں تو حجر اسود کا استلام کریں اگر حجر اسود قریب ہو تو حجر اسود کی سائیڈوں پر ہاتھ رکھ کر اس کو بوسہ دینا ہے اگر رش ہے تو دور سے دونوں ہاتھ حجر اسود کی طرف اٹھا کر ان کو بوسہ دیدیں حدیث پاک کا مفہوم ہے حجر اسود دنیا میں اللہ رب العزت کا داہنا ہاتھ ہے یَمِیْنُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ دنیا میں اللہ کا داہنا ہاتھ، تو گویا جب ہم حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہوں تو اپنے خیال میں ہم پروردگار کے اس داہنے ہاتھ پر بوسہ دے رہے ہوں اب اسی محبت کے ساتھ بوسہ دینا چاہیے۔ اس کو استلام کہتے ہیں اب صرف مرد حضرات اضطباع کریں۔ پھر دائیں جانب مڑیں اور طواف شروع کریں مرد حضرات پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔

رمل :۔

پہلوانوں کی طرح ذرا ہمت سے چلنا رمل کہلاتا ہے جیسے پہلوان ہمت کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں ہمت دکھاتے ہوئے اکڑ کر چلنا۔ صحابہ کرامؓ سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے سوچا کہ کہیں کفار کے سامنے یہ ضعف نہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے ذرا ہمت کے ساتھ یہ تین چکر لگائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمیشہ کیلئے طواف میں شامل کر دیا جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اب رمل کے تین چکروں کے بعد چار چکر اور لگانے ہیں اس چکر کو عربی میں شوط کہتے ہیں سات شوط کا ایک

طواف بنتا ہے اور ہر چکر کے پورا کرنے کے بعد حجر اسود کے سامنے آ کر پھر استلام کرنا ہے سات چکروں میں سات استلام ہوتے ہیں۔

طواف کے بارے میں ہدایات:۔

طواف بھی ایک عبادت ہے جیسے نماز میں انسان ادھر ادھر نہیں دیکھ سکتا اسی طرح طواف کے دوران بھی نگاہیں نیچی رکھیں بیت اللہ شریف کی طرف نہیں دیکھنا طواف میں بیت اللہ شریف کی طرف نہ منہ ہو اور نہ ہی پشت اگر ایسا ہو گیا کہ لوگوں کا ریلہ آیا اور آپ کا سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہو گیا اور اس حالت میں آپ نے دو تین قدم اٹھا لئے تو وہ قدم طواف میں شمار نہیں ہوں گے اب یا تو پیچھے لوٹیں اور دو چار قدم جو اس حالت میں لگے ہیں وہ دوبارہ لگائیں یا پھر ایک شوط اور لگائیں اس کو شمار نہ کریں۔ ہاں اگر کھڑی حالت میں سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہو گیا تو اس سے طواف خراب نہیں ہو گا اسی طرح جب ہم استلام کریں تو سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے لیکن چونکہ ہم کھڑے ہوتے ہیں اس لئے طواف میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ اگر میاں بیوی اکٹھے طواف کر رہے ہیں تو بیوی شوہر کے کندھے پر ہاتھ نہ رکھے بلکہ شوہر ہاتھ میں کپڑا پکڑ لے اور بیوی اس کپڑے کے دوسرے کونے کو پکڑ لے سمجھیں کہ عبادت کامل ہونی چاہیے اور آج کل تو طواف کے دوران موبائل پر ساتھ ساتھ بتا رہے ہوتے ہیں کہ یہ میرا چوتھا چکر ہے اب میں اس جگہ پر پہنچ گیا ہوں تو ایسے طواف کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور سب سے تعلقات توڑ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر طواف کرنا چاہیے۔ طواف کرتے وقت دعا مانگنا زیادہ افضل ہے ہر بندہ اپنی مادری زبان میں بھی مانگ سکتا ہے۔ اگر کوئی بات کسی موقع کی کہی جائے تو وہ سونے کی ڈلی کے مانند ہوتی ہے کیونکہ ملازم حضرات اپنے افسر کے موڈ کو دیکھ کر بات کرتے ہیں اسی طرح گھروں میں بیویاں اپنے خاوندوں کے موڈ کو دیکھ کر بات کرتی ہیں اور اس طرح بات برموقع ہوتی ہے اس طرح

برموقع بات کی جائے تو اللہ تعالیٰ بھی قبول فرماتے ہیں۔

ایک قرآن دلیل:۔

حضرت مریم علیہا السلام بے موسم کے پھل کھا رہی تھیں تو زکریا علیہ السلام نے بھی اسی وقت دعا مانگی رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً (اٰل عمرٰن:38) اے اللہ اگر آپ مریم علیہا السلام کو بے موسم کے پھل دے سکتے ہیں تو مجھے بھی اس بڑھاپے میں اولاد دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے موقع کے مطابق ان کی دعا قبول فرمالی۔

کیا مانگیں؟

سب سے پہلے ہدایت مانگیں پوری امت کیلئے پھر دین میں رزق میں عمر میں مال میں صحت میں فیصلوں میں ہر چیز میں برکت کیلئے دعا مانگیں۔ شیاطین اور حاسدوں کے شر سے امن میں رہنے کی دعا مانگیں جنت مانگیں جہنم سے پناہ مانگیں اللہ تعالیٰ کو منائیں توبہ کریں استغفار کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتیں فرمائیں گے۔ احرام والے کو چاہیے کہ جب تک احرام اتر نہ جائے اس وقت تک بیت اللہ شریف کی دیوار کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ خوشبو لگی ہوتی ہے اور احرام کی حالت میں خوشبو والی چیز کو چھونا صحیح نہیں۔

ہر بات سیکھ کر کریں۔

جب اس سفر پر نکلیں تو اچھی طرح مسائل وفضائل کو سمجھ کر نکلیں اور جن مقامات پر دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کے بارے میں پتہ ہونا چاہیے تاکہ اتنا روپیہ پیسہ خرچ کر کے اپنا ملک چھوڑ کر اتنی مشقتوں سے انسان ایک جگہ پر آئے اور انوارات حاصل نہ ہوں تو کیا فائدہ ؟اس لئے علماء سے پوچھتے بھی رہیں۔اب عمرے میں طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر مقام ابراہیم پر دعا کریں مقام ابراہیم کا

مطلب ہے کہ بالکل قریب بھی نہ پڑھیں جہاں پتھر رکھا ہوا ہے بلکہ وہاں سے سیدھ میں پیچھے آجائیں تا کہ طواف کرنے والے تنگ نہ ہوں پھر زمزم پئیں۔

زمزم پیتے وقت کیا مانگیں؟

حدیث پاک کا مفہوم ہے بیت اللہ کو دیکھنا عبادت، ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت، کسی عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت، قرآن مجید کو دیکھنا عبادت، اسی طرح زمزم کو دیکھنا بھی عبادت، یعنی کنویں کے اندر نظر ڈالنا، آج کل کوئی ادھر نہیں جا سکتا لیکن نیت کر لینے سے اللہ تعالیٰ ثواب دے دیں گے وہاں قبلہ رخ ہو کر اس کو پئیں اور وہیں کھڑے ہو کر دعا مانگیں ان شاء اللہ جو قبولیت دعا والی برکت ہے وہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمائیں گے اب پانی پیتے وقت جو نیت کریں انشاء اللہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے یعنی یہ دعا کریں کہ یا اللہ میں زمزم پی رہا ہوں اس کے بدلے میری موت کے وقت کی پیاس کو بجھا دیجئے یا قیامت کی سختی کے وقت کی پیاس کو بجھا دیجئے یعنی اچھی نیت کے ساتھ اس کو پئیں زمزم پیتے وقت اللہ تعالیٰ کی محبت کا مشروب مانگیں۔ نبی ﷺ اس کو پیتے اور جو بچ جاتا اسے اپنے سر پر ڈال لیتے بسا اوقات سینے پر ڈالتے تھے اور خوب زمزم پئیں اگر دو پی سکتے ہیں تو چار پئیں اور کوشش کریں کہ اپنے کمروں میں بھی مشروب کے بجائے زمزم رکھیں۔ کیونکہ مومن زمزم کو زیادہ پیتا ہے اور منافق تھوڑا۔

سعی:۔

اب زمزم پی کر دعا مانگ کر اگلا کام سعی کرنا ہے۔ سعی کرنے سے پہلے نواں استلام کرنا ضروری ہے تو دوبارہ حجر اسود کے سیدھ میں کھڑے ہو کر نواں استلام کریں پھر صفا پہاڑی کی طرف جائیں جہاں سے سعی شروع کرنی ہے یہاں سات چکر لگانے ہوتے ہیں پہلا چکر صفا سے مرہ اور دوسرا واپس مروہ سے صفا کی طرف اس طرح سات چکر لگائیں اور پہاڑی پر اتنا اونچا چڑھنا ضروری ہے جہاں سے

بیت اللہ شریف پر نظر پڑ جائے سعی کے اندر اگر کوئی معذور بندہ ہے اور پیدل نہیں چل سکتا تو سواری کے اوپر بھی وہ سعی کر سکتا ہے سعی کے درمیان اگر وقفہ آ جائے تو جائز ہے سعی میں زیادہ گنجائش ہے طواف میں بھی سات چکروں میں سے چار چکر لگا تار ہونا ضروری ہے ایک آدمی نے طواف شروع کیا دو چکر کے بعد اس کو بیٹھنا پڑ گیا اب پھر نئے سرے سے طواف کرے لیکن چار چکر کے بعد اگر تھوڑی دیر رک بھی جائے تو اسے صرف باقی کے تین چکر ہی لگانے ہوں گے۔

سعی میں کیا مانگیں؟

سعی میں مانگنے کی بہت ساری دعائیں منقول ہیں جو یاد کر سکتے ہیں وہ تو انہی الفاظ کے ساتھ مانگیں اور جو نہیں یاد رکھ سکتے وہ مفہوم ذہن میں رکھ کر اپنے الفاظ میں مانگ لیں لیکن دل کی تڑپ اور چاہت ہونا ضروری ہے

میرا مالک میری سن رہا ہے صدا جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں

اصل بات ہے دعا دل سے نکلے تو کوشش کریں دعائیں پڑھنے کی بجائے مانگیں بعض لوگ دعائیں پڑھتے ہیں لیکن ان کو مفہوم کا پتہ نہیں ہوتا تو اضطرار کی حالت پیدا نہیں ہوتی۔

حجاج بن یوسف:۔

حجاج بن یوسف ایک مرتبہ طواف کر رہا تھا کہ اس نے ایک اندھے آدمی کو دیکھا جو اپنی بینائی کیلئے دعا مانگ رہا تھا حجاج نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر اس سے کہا او اندھے! میں حجاج بن یوسف ہوں میرے چند چکر طواف کے ابھی باقی ہیں اگر میرے طواف مکمل کرنے پر بھی تیری بینائی نہ آئی تو میں تجھے قتل کروا دوں گا اب تو اس اندھے آدمی نے گڑگڑا کر مانگنا شروع کر دیا اور جب حجاج نے اپنا طواف مکمل کیا تو دیکھا کہ اس کی بینائی آ چکی ہے تو اس نے کہا کہ ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جیسے تم پہلے دعا مانگ

رہے تھے قیامت تک بھی مانگتے رہتے تو بینائی نہ آئی کیونکہ دل حاضر نہ تھا اب تجھے موت کا خوف ہوا تو تو نے دل سے دعا مانگی اور جو بندہ تڑپ کے ساتھ مطاف میں دعا مانگے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

موقع کے مناسب دعائیں:۔

اگر ہم موقع کی مناسبت کے ساتھ دعائیں مانگیں تو جلدی قبول ہوں گی سعی کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کو سامنے رکھ کر دعا مانگیں کہ اے اللہ ہمیں توحید خالص عطا فرمائے اور شرک جلی اور خفی دونوں سے محفوظ فرما جیسے ابراہیم علیہ السلام کو محفوظ رکھا۔ان کو جو مقام عطا فرمایا ہمیں بھی اس میں سے کچھ حصہ عطا فرما ان کی اولاد میں سے حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے ہماری اولادوں میں سے کوئی دین کا مجدد پیدا فرما۔اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر میں اپنے والد کے ساتھ تعاون کیا یا اللہ ہماری اولادوں کو بھی دین کی خدمت کرنے والا بنا۔یا اللہ ہماری اولادوں کو بھی اس جگہ بسنے کی اس جگہ سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔اے اللہ ہماری اولادوں کو بھی پاکیزہ حلال طیب رزق عطا فرما اور یہ نمازیں پڑھیں اور تیرا شکر ادا کریں الغرض جو دعائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگیں ہم بھی ان کی دعاؤں کو سامنے رکھ کر دعائیں مانگیں تو ان کی نسبت سے قبولیت کے زیادہ قریب ہو جائیں گی۔تو دل سے دعا مانگیں جیسے کسی ماں کا بچہ گم ہو جائے تو اسے کھانے پینے سونے کا بھی ہوش نہیں رہتا بلکہ اس کی فکر صرف بیٹے کی بازیابی میں لگی ہوتی ہے اسی طرح ہم بھی اپنے مالک کے سامنے عاجزی کریں اور روئیں کہ یا اللہ ہم گناہوں کا بوجھ لے کر آئے ہیں تو اس بوجھ کو ہم پر سے اٹھا لے۔رونے میں ایک عجیب لطف ہے رونا دل کا میل اتارتا ہے صفا اور مروہ دونوں پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جہاں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں جہاں مرد حضرات دوڑتے ہیں وہاں بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

بال کٹانا:۔

پھر حلق کروائیں ،حلق کروانے میں اگر مرد حضرات استرا پھرائیں تو اس کو حلق کہتے ہیں اور اگر مشین پھروائیں تو اسے قصر کہتے ہیں محلقین رؤسکم ومقصرین حلق والوں کا تذکرہ پہلے اور قصر والوں کا تذکرہ بعد میں ہے۔اور نبی اکرم ﷺ جب حجۃ الوداع کے لئے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بھی حلق کروایا اس لئے یہ افضل ہے اور عورتین اپنے سر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے کنارے کے اوپر انگشت شہادت پر جتنے بال لپٹ سکتے ہوں مثلا پونا انچ ایک انچ اتنے بال خود ہی کاٹ لیں ، پوری لٹ نہیں کاٹنی ۔عورتیں اپنے محرم سے بال کٹوا سکتی ہیں یا خود بھی کاٹ سکتی ہیں اور اگر دقت ہو تو دوسری کسی ایسی عورت سے کٹوا سکتی ہیں جس نے اعمال عمرہ مکمل کر لئے ہوں ۔بال اتروانا بھی ایک عبادت ہے نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی آدمی آتا تھا جو کلمہ پڑھتا تھا تو کئی مرتبہ آپ ﷺ اسے کہتے کہ حلق کروالو یعنی جیسے سر سے بال الگ ہو گئے تو پچھلی خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کر کے سر سے بوجھ اتار دیا۔اب عمرہ مکمل ہو گیا پھر نہائیں گے اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن لیں گے اب جتنی بھی چیزیں احرام کی وجہ سے منع تھیں سب جائز ہو گئیں ۔

ایک چونکا دینے والی بات:۔

شریعت کا ایک مزاج ہے کہ جہاں شہوت ، حیوانیت ،نفسانیت بالکل ختم ہو جاتی ہے ان رشتوں میں مردوں اور عورتوں کو اکٹھا ہونے کی اجازت ہے وہ محرم رشتے ہیں یعنی بیوی ، ماں ، بہن ، خالہ ، پھوپھی وغیرہ ۔ان رشتوں میں حیاء کا عنصر غالب رہتا ہے جہاں غیر محرم ہوں وہاں علیحدہ علیحدہ رہنے کا حکم ہے لیکن طواف میں کوئی ممانعت نہیں ہے مرد اور عورتیں اکٹھا بھی طواف کر سکتے ہیں کوئی پابندی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ بندہ جب طواف کر رہا ہو تو میری محبت میں ڈوب کر طواف کرے اسے ارد گرد کا

کوئی پتہ نہ ہو یہاں گناہ کا ارادہ کر لینا بھی گناہ شمار ہو گا یہاں قانون سخت ہے یہاں مرد کو مردانگی اور عورت کو اپنی نسوانیت کو بھول جانا چاہیے یہ وہ مناظر ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ دیکھو تم کہتے تھے یہ زمین میں فساد کریں گے اب ان کے ساتھ شہوت بھی ہے موقع بھی ہے لیکن یہ میری محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اسی لئے فرمای وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ: 196)

ایک مثال:۔ جس طرح واشنگ مشین میں کپڑے دھوئیں تو چکر دے کر کپڑے صاف کئے جاتے ہیں اسی طرح یہ بھی گناہوں کو دھونے کی مشین ہے کہ یہاں چکر لگائیں تو اللہ تعالیٰ گناہوں کے بوجھ سے انسان کو نجات عطا فرما دیتے ہیں لوگ یہاں دلوں کی میل دھونے کیلئے آتے ہیں اور محبت کے ساتھ چکر لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی میل دور فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرح محبت میں ڈوب کر عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے اس عمل کو قبول بھی فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ